قُل جاء الحقُّ وزَهَقَ الباطل

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب مسمّٰی بہ

تنشیط الافئدۃ فی تجویز الصلوٰۃ بالقلنسوۃ

الملقب بہ

# تازیانۂ المتقین و سراج العارفین

من تصنیف


عالم جلیل وفاضل نبیل جناب مولوی کرم الدین صاحب

ساکن موضع بھین تحصیل چکوال ضلع جہلم



در مطبع سراج المطابع جہلم باہتمام مولوی

فقیر محمد مالک مطبع خانہ انطباع پوشید

تعداد جلد ۲۰۰ قیمت فی جلد ۔ ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن عظم تاج جلالۃ المومنین فی الدارین وکشف صدورہم فہم بہ مومنون و
مذعنون۔ وکرم قلنسوۃ کبریاء المسلمین فی الکونین ونور قلوبہم فہم بہ مسلمون وموقنون
اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون۔ جزاہم عندہ جنات عدن ہم فیہا
یستبشرون۔ وختم علی قلوب المنافقین الخائنین فہم لا یعقلون ولا یفقہون۔
وعلی سمعہم وابصارہم فہم لا یسمعون ولا یبصرون۔ اولئک حزب الشیطان الا
ان حزب الشیطان ہم الخسرون۔ جزاہم عندہ جہنم ہم فیہا یعذبون وہو الحمید
المجید الذی یحمد بتحمیدہ الحامدون۔ والصلوۃ علی رسولہ المرسول باشرف الرسائل
التی ارسل بہا المرسلون۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین صحبوہ صحبۃ ما یصحب مثلہا
الاصحاب والمصحوبون۔ اما بعد فیقول العبد المستظل بظلال رحمۃ اللہ القادر
القوی۔ محمدن المدعو بکرم الدین المحمدی الحنفی۔ عفی اللہ عنہ بلطفہ القوی الوفی
ما سود المسود لصعید الحمید المورث للفتن۔ المسمی بمجد حسن لتوید المزید۔ فقد

نادی من مکان بعید - وقد دق لبارد الحدید - فهو عن الحق قصیة صعد علی
معارج المجادلة والمکابرة - وبعد عن مناهج المناصفة والمناظرة - قد تطلق شبحا
الاشکال الاختراعیة التی لاتثمر ولاتنتج من الحق شیئا الا العناد والجدال و
استدل بالدلائل الانتزاعیة التی لایکون منشاءها ثابتا سوی الغی والضلال - وہو مما
لاینبغی باہل الکمال والجلال بل ہو من خصائص الاراذل الارذال - ومن خواص
اہل الفسق والضلال فلینصف ولایعتسف بالجنان لا باللسان - فان ذلک
من اخلاق اہل الایقان والایمان - وذا من داب اہل الکفران والطغیان
فہا انا اشرع بتشریح المرام مدللا وبالتفصیل تشریحا صحیحا - وبتصریح المقام معللا
وبالتکمیل تصریحا ملیحا - لایخفی علی من لہ ادنی فطانة فی الفقہ ان دعوی کراہة
یعنے علمائے فقہ کے آگے اظہر من الشمس ہوگا کہ یہ دعوی کہ
الصلوة بالقلنسوة بدون العمامة محض افتراء باللسان - ومجرد ادعاء بلا برہان -
نماز ٹوپی کے ساتھ سوائے پگڑی کے مکروہ ہے بالکل ادعا بیجا اور محض افترا ہے
فان الدعوی موقوف علی ثبوت احد الامرین مسنونیة الصلوة بالعمامة او وجوبہا
کیونکہ یہہ دعوی ثبوت کو جب پہونچ سکتا ہے کہ دو امر ثابت ہو جاویں یعنے پگڑی کے ساتھ نماز کا واجب یا مسنون
بہا حتی یلزم من ترک احدہما احد الکراہتین فی الصلوة بالقلنسوة بدون العمامة
ہونا
فان للکراہة قسمین تنزیہیة وتحریمیة فالاول من ترک الاول والثانی من ترک الثانی
کیونکہ کراہت دو ہی قسم ہے تنزیہیہ اور تحریمیہ اول ترک سنت موکدہ سے ثابت ہوتی ہے اور ثانی ترک واجب کے
قال صاحب الکبیری شرح المنیة المصلی کراہیة بتخفیف الیاء مصدر کرہ یکرہ کراہة

له والموقوف علیه ثبوته موقوف فالموقوف موقوف منه

والمراد بها ما یتضمن ترک السنة وہو کراہة التنزیہ او ترک واجب وہو کراہة التحریم
اور مراد کراہت سے یہ ہے کہ متضمن ہو سنت کی ترک کا تو اوسی تنزیہ کہتے ہین یا واجب کی ترک کا اور اوسی تحریمیہ

انتہی بعینہ وقال صاحب لرد المحتار فی المجلد الاول علی صفحہ ۴۲۹ قلت و
کہتے ہین۔

یعرف ایضا بلا دلیل نہی خاص بان تتضمن ترک واجب او ترک سنة فالاول
یعنے کراہت کی پہچان سوا دلیل نہی خاص کے یہ ہے کہ متضمن ہو ترک واجب کا یا ترک سنت کا تو اول کو

مکروہ تحریما والثانی تنزیہا۔ انتہی۔ والامران عالم یذہب الی احدہما احد
مکروہ تحریمیہ کہینگے اور دوسری کو تنزیہ بولینگے۔ المذکوران ۱۲

من الفقہاء غایة الباب یثبت الاستحباب وہو لا یضر تا بل الخیرہ ولا ینفعہ
بالفرض ۱۲ فادلاباس بترکہا ولا کراہة ۱۲ کبیری

بل ینفعنا فانہ لا یلزم الکراہة مطلقاً من ترک الاستحباب کما صرح فی الرد المحتار

فی المجلد الاول علی صفحہ ۴۸۰۔ قال الزیلعی فی الاکل یوم الاضحی
زیلعی بیان کرتا ہے کہ دن اضحی کے کہانا کہانے مین

قبل الصلوة المختار انہ لا یکرہ ولکن یستحب ان لا یاکل وقال فی البحر
نماز سے پہلے مختار یہ ہے کہ مکروہ نہین مگر مستحب ہے کہ نہ کہاے اور کہا ہے بحر مین

ہناک ولا یلزم من ترک المستحب ثبوت الکراہة اذ لا بد لہا من دلیل
اس موقع پر کہ مستحب کی ترک سے کراہت کی لزوم کا کچہہ ثبوت نہین کیونکہ اوسکے واسطے دلیل

خاص آہ اقول وہذا ہو الظاہر اذ لا شبہة ان النوافل من الطاعات
خاص چاہیے۔ مین کہتا ہون کہ ظاہر بہی یہی ہے کیونکہ اسمین شک نہین کہ بعض طاعات کے نوافل

کالصلوة والصوم ونحوہما فعلہا اولی من ترکہا بلا عارض ولا یقال ان
نماز روزہ وغیرہ سو ایسے ہین کہ انکا کرنا نہ کرنے سے اچہا ہے بلا معارضہ باوجودیکہ یہ نہین کہا جاتا

ترکہا مکروہ تنزیہا۔ انتہی۔ وفیہ ایضاً علی صفحہ ۹۳۴۔ السنة قسمان
کہ انکا ترک مکروہ تنزیہ ہے ۱۲ سنت دو قسم ہے

سنة ہدی وہی المؤکدة وسنة زوائد والمستحب غیرہ وہو المندوب وہما
ایک سنت ہدی جسکو موکدہ کہتے ہین اور ایک سنت زائدہ اور مستحب الگ ہے جسکو مندوب بہی کہتے ہین یا

قسمان وقد یطلق علیہ سنة قال فی البحر عند قولہ وعلی بساط فیہ تصاویر
وہ بہی الگ الگ قسمین ہین اور کبہی اوسکو سنت بہی بول لیتے ہین۔ بحر مین ہے

الحاصل ان السنة ان کانت موکدة قویة لایبعد کون ترکہا مکروہا تحریمًا
حاصل یہہ ہے کہ سنة اگر موکدہ قویہ ہو تو اوسکی ترک کا مکروہ تحریمہ ہونا بھی بعید نہین

وان کانت غیر موکدة فترکہا مکروہ تنزیہًا واما المستحب والمندوب فینبغی
اور اگر غیر موکدہ ہو تو اوسکی ترک مکروہ تنزیہ ہے مگر مستحب اور مندوب کی ترک سے

ان لایکرہ ترکہ اصلاً لقولہم یستحب یوم الاضحی ان لایاکل اولاً من الاضحیة
تو کوئی کراہت نہین چاہیئے کیونکہ کہتے ہین کہ مستحب ہے اضحی کے دن کہ نہ کہائے قربانی پہلے

ولو اکل من غیرہا لم یکرہ فلم یلزم من ترک المستحب ثبوت الکراہة اذ لابد لہا
اور اگر سوا اوسکے کہا لیا تو مکروہ نہیں پس مستحب کی ترک سے کراہت کا ثبوت لازم نہین کیونکہ اوسکی

من دلیل خاص انتہی - لاشک ان غایة ما یثبت فی لبس العمامة فی الصلوة
واسطے دلیل خاص چاہیئے ۱۲

الاستحباب فانہ لم یذہب الی المسنونیة مطلقًا ولا الی الوجوب احد من العلماء

وقد ظہر عدم ثبوت الکراہة اصلاً من ترک الاستحباب فلا نفہم بما ذا ینبغی للذی

یدعی استحباب الصلوة بالعمامة ویثبت الکراہة فی الصلوة بالقلنسوة لترکہ

غیر انہ یدعی باللسان ولا یقیم علیہ البرہان وہذا من اقاویل البلہ والصبیان

فلیترک افنان الافتتان ولینظر بالامعان فیلوح الحق الحقیق کانہ الیاقوت

والمرجان - علی ان الاستحباب لایثبت ایضًا علی ما قال صاحب الغایة شرح القدوری
اے استحباب الصلوة بالعمامة ۱۲

والمستحب آہ وعن محمد ان المستحب ان یصلی فی ثوبین ازار ورداء اما الجائز
امام محمد فرماتے ہین کہ دو کپڑون مین نماز پڑہنی مستحب ہے ازار اور ردا مین مگر جائز تو

فواحد یتوشح بہ یحصل بہ ستر العورة او قمیص واحد الی ان قال والمکروہ ان
ایک ہی ہے جسمین بدن لپیٹا جائے تاکہ ستر عورت ہوجائے یا ایک کرتے مین ان یہہ مکروہ ہو کہ

یصلی فی ازار واحد فقط وفی الجلالی اعلم ان المسنون للرجل ثوبان ازار و
ایک ازار مین نماز پڑہ لیوے ۱۲ سنت مرد کے واسطے دو کپڑے ہین ازار اور

[illegible]

وقمیص ویکفی مایشمل عامة جسده فلو صلی فی السراویل کره انتہی ملخصاً۔
اور قمیص اور کافی تو وہ بہی ہے جو اکثر بدن کو ڈہانپ لیوے تو اگر فقط پاجامہ مین پڑہیگا تو البتہ مکروہ ہے

وقال صاحب الکبیری فی شرح قول صاحب المنیة المصلی والمستحب آہ ولو صلی
اور اگر

فی ثوب واحد متوشحاً بہ جمیع بدنہ کما یفعلہ القصار فی المقصرة جاز من غیر
ایک ہی کپڑے مین سب بدن کو لپیٹ کر نماز پڑہ لیوے جیسا دہوبی لوگ مقصرہ مین کرتے ہین جائز ہے کچہ

کراہة مع تیسیر الطاہر الزائد ولکن فیہ ترک الاستحباب انتہی۔ وقد صح
کراہت نہین اگرچہ پاک کپڑا زائد میسر ہے ان استحباب کی ترک ہوگی
بیشک حضرت

لبس النبی ؐ بالقلانس بدون العمامة ولبس اصحابہ ومن الانبیاء قبلہ فہو
نے بیشک ٹوپی پگڑی کے سوا پہنی ہے اور آپکے اصحاب نے پہنی ہے
پس وہ

من جملة الہیئات المسنونة فاین الکراہة کما قال مجد الدین الفیروزآبادی
تو ایک ہیئت مسنونہ ٹہیری پس کراہت کا کیا معنے جیسا ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

صاحب القاموس فی سفر السعادة پیغامبر علیہ السلام ازار پای پوشیدہ وگاہ

عمامہ بے کلاہ وگاہ کلاہ بی عمامہ انتہی۔ وقال الحافظ ابن القیم فی زاد المعاد

والشوکانی فی نیل الاوطار مثلہ وفی احیاء العلوم وکان النبی ؐ یلبس القلانس
احیاء العلوم مین ہے حضرت ؐ پہنا کرتے ہتے ٹوپیون کو

تحت العمائم وبغیر العمامة وربما نزع قلنسوة من راسہ فجعلہا سترة بین یدیہ
پگڑیون کے نیچے اور سوا پگڑی کے بہی اور بہت دفعہ ٹوپی کو سر سے اوتار کر آگے سترہ کرتے ہتے

ثم یصلی الیہا وربما لم تکن العمامة والقلنسوة فیشد العصابة علی راسہ و
اوسکی طرف نماز پڑہتے ہتے اور بہت دفعہ پگڑی بہی نہوتی تہی اور ٹوپی بہی پس سر مبارک پر پٹی باندہ لیتے ہتے اور

کانت لہ عمامة تسمی السحاب وفی التاتارخانیة ذکر محمد فی السیر الکبیر لاباس
آپکی ایک پگڑی ہتی جسکا نام سحاب تہا

بلبس القلانس وقد صح انہ کان النبی ؐ یلبس القلانس۔ خزانة الروایات۔ و
ٹوپیون کے پہننے مین کچہ حرج نہین کیونکہ آپکا ٹوپی پہننا صحیح ہو چکا ہے

فی مجمع البحار انہ کانت کمام اصحاب النبی ؐ بطحا وروی اکمة لہا جمع قلة و
مجمع البحار مین ہے کہ ٹوپیان نہین ٹوپیان حضرت کے اصحاب کی لمی ہوئین سر سے ...

کثرة الکمة القلنسوة ای کانت مبطحة ای غیر منتصبة والکمام بکسر الکاف جمع کمة
کقباب وقبة ہی القلنسوة المدورة وبطحا بضم باء وسکون طاء جمع البطح
ای کانت مبسوطة لازقة برؤسهم غیر مرتفعة عنها انتهی وفی التفریح انه صلی الله
علیه وسلم کان یلبس قلنسوة بیضاء مضربة وقلنسوة ذات اذن وکان یلبس قلنسوة بیضاء مضربة وقلنسوة
ذات اذان وکان یلبس قلنسوة المضربة فی الحضر وذات الاذان فی السفر وکان یلبس القلانس تحت
العمائم وکان یلبس العمائم بغیر القلانس انتهی وفی الترمذی فی حدیث علی
بن حجر عن ابن مسعود عن النبی ؑ قال کان علی موسیٰ ؑ یوم کلمه ربه کساء صوف
تھی حضرت موسیٰ ؑ پر جس دن خدا تعالیٰ سے کلام کی پشم کی چادر
وجبة صوف وکمة صوف وسراویل صوف۔ انتهی وفی الفتاوی العالمگیریة
اور پشم کا جبہ اور پشم کی ٹوپی اور پشم کا پاجامہ
فی المجلد الخامس علی صفحہ ۱۲۶ ولا باس بلبس القلانس وقد صح ان النبی ؐ کان
یلبسها۔ انتهی۔ قال الشیخ الدهلوی فی رسالة اللباس کلاه بر دو نوع است لاطیه
وناشزه لاطیه آنرا گویند که بر سر متصل باشد وناشزه آنست که بر سر متصل نباشد
وآن طاقیه سیاه هست ورسول خدا صلی الله علیه وسلم کمتر بر سر نهاده اند وبعض
مشائخ بر سر می نهند۔ انتهی وفی الدر المختار صح انه علیه السلام لبسها کذا فی
بعض النسخ ای لبس القلانس وقد عزاه المص والزیلعی الی الذخیرة وبعض النسخ

انہ حرم لبسہا ای لبس قلانس الحریر والذہب - الشامی - جئنا الی الروایات

الصریحۃ فی المقصود بعون اللہ الملک الحق المعبود - قال صاحب الفتاوی الذ منیۃ

نماز باکلاہ مکروہ نیست باتفاق - انتہی - وقال صاحب خزانۃ المسلمین الامامۃ
امامت

بالقلنسوۃ لیس بمکروہ - کذا فی الواقعات - مطلقاً سواء کانت العمامۃ موجودۃ
ٹوپی کے ساتھ مکروہ نہیں واقعات میں ایسا ہی ہے کسی طور پر خواہ ہو پگڑی موجود

ام لا کذا فی المحیط - قال صاحب السعایۃ علی الشرح الوقایۃ الصلوۃ بالقلنسوۃ
نماز ٹوپی کے ساتھ
یا نہ ایسا ہی محیط میں ہے

بدون العمامۃ جائزۃ من غیر کراہۃ - الروایات الدالۃ علی المول
پگڑی کے سوا جائز ہے کچھ کراہت نہیں

فی الصحیح البخاری فی الجلد الثانی فی حدیث قتیبۃ عن ابن عمران رجلا قال

یارسول اللہ ما یلبسہ المحرم فقال النبی ؐ لا یلبس المحرم السراویل ولا البرنس

لا الخفین - وفیہ ایضاً علی صفحہ ۸۶ - قال ابن عباس کل ماشئت والبس ما

شئت ما اخطاک اثنتان سرف ومخیلۃ - انتہی - وفی الدر المختار وان سقطت
اور اگر ٹوپی گر

القلنسوۃ ای فی الصلوۃ فالاعادۃ افضل ای اعادۃ القلنسوۃ الی
پڑی یعنے نماز میں پس لوٹانا اچھا ہے یعنے ٹوپی کا

الراس - انتہی - وفی کنز العباد من فتاوی الحجۃ سئل صاحب الکتاب
سر پر حضرت سے کسی نے پوچھا

عمن سقطت قلنسوتہ او عمامتہ فی الصلوۃ کیف یصنع یصلی مکشوف الراس
جسکی ٹوپی یا پگڑی نماز میں گر پڑی تو وہ کیا کرے پڑھے سر برہنہ

او یاخذ القلنسوۃ فقال رفع القلنسوۃ بعمل قلیل بید واحد افضل من الصلوۃ
یا لے لیوے ٹوپی کو آپنے فرمایا ٹوپی کا اوٹھانا تھوڑی عمل سے ایک ہاتھ کے ساتھ اچھا ہے نماز سے

مکشوف الراس - انتہی - و فی جواہر الفتاوی رجل صلی مع القلنسوۃ الاطلس
سر برہنہ — شخص نے نماز پڑھی ساتھ ٹوپی اطلس

فانہ کرہ لبسہا لا تقبل الصلوۃ بذلک - انتہی - فائدۃ اعلم ان لنا فی اثبات
تو اوسکا پہننا مکروہ ہے اوس سے نماز مقبول نہین — جاننا چاہیے کہ ہم ثابت کر سکتے

المقصود طریق آخر وثیق حقیق فاستمعہ یا اہل التحقیق فانہ بالاستماع لیق
ہین اپنے مقصود کو ایک اور دلیل قوی ہے — سنئے

فعلینا اولا ان نمہد المقدمتین و نثبتہما المقدمۃ الاولی ان افعالہ ؑ
اولا تو ہم دو مقدمہ ذکر کرتے ہین سو اونکو اثبات کے — اول یہ ہے کہ — حضرت کے افعال چار

اما فرض او واجب او مستحب او مباح لما تقرر فی کتب الاصول من ان
قسم سے خالی نہین یا فرض ہوگا یا واجب یا مستحب یا مباح — اسکا ثبوت کتب اصول مین موجود ہو

افعال النبی ؑ سوی الزلۃ اربعۃ اقسام مباح و مستحب و واجب و فرض -

والمقدمۃ الثانیۃ ان افعالہ صلی اللہ علیہ وسلم سوی المخصوص مما
دوسرا یہ کہ — آپکے افعال جو کہ آپکے ساتھ مختص ہین

ینبغی ان یقتدی بہ لما تقرر فی التوضیح لکن یکون لنا اتباعہ لانہ بعث لیقتدی
انکی اقتدا واجب ہو اسکے ثبوت کے واسطے ہم توضیح کی عبارت نقل کرتے ہین یعنے ہمکو آپکی اتباع واجب ہو کیونکہ آپ

باقوالہ و افعالہ قال اللہ تعالی لابراہیم انی جاعلک للناس اماما و ذلک بسبب
اقوال مین اور افعال مین فرمایا خداوند تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو ہمنے تم کو بنایا ہو لوگون کا امام اور یہ مین علۃ

النبوۃ والمخصوص بہ نادر انتہی متن توضیح - اذا ثبت ہاتین المقدمتین فقلنا
نبوت بھی ہے اور مختص بہ تو نادر کالعدم ہین — جب دونون مقدمہ ثابت ہو چکے تو اب ہم کہتے ہین

انہ قد صح لبس النبی ؑ بالقلانس فکان من افعالہ فحینئذ ہو اما مباح او مستحب
کہ حضرت ؑ کا ٹوپی پہننا روایات صحیحہ سے ثابت ہو چکا تو آپکے افعال مین ٹھیرا تو اب یا مباح ہوگا اور یا مستحب

او واجب او فرض بحکم المقدمۃ الاولی فعلی ای تقدیر کان ینبغی ان یقتدی بہ
اور یا واجب یا فرض — حسب الحکم مقدمہ اولی — ہر صورت اسکی اقتدا ہم پر واجب ٹھیری

بحکم المقدمۃ الثانیۃ فالادعاء بکراہۃ الصلوۃ بالقلنسوۃ کانہ ادعاء کراہۃ الاقتداء
بحکم مقدمہ ثانیہ — پس اب ادعاء کراہت نماز — باکلاہ — گویا دعوی کراہت اقتدا

بہ ؑ والثانی باطل مفض الی الکفر فالاول مثلہ - فان قلت انہ قد ثبت لبس العمامۃ
نبوی کا ہے دو سرا تو باطل بالکل — کفر تک پہونچانیوالا ہے اول کا بھی یہی حال ہوا - اگر کوئی اعتراض کرے کہ پگڑی کا پہننا

عن النبیؐ فکان من سنن الزوائد فان سیر النبیؐ فی لباسہ وقعودہ وقیامہ
حضرتؐ سے ثابت ہو چکا ہے پس سنن زوائد سے ہوا چنانچہ کتب اصول سے متحقق ہو چکا ہے آپکے افعال لباسی قعودی

کلہم من سنن الزوائد علی ما ثبت فی نور الانوار وغیرہ من کتب الاصول فثبت
قیامی سب سنن زوائد میں سے ہیں

فی الصلوۃ بالقلنسوۃ وحدہا ترکہا ثبوت الکراہۃ علی ما قیل ان یلزم من ترک
پس جو پگڑی نہ پہنیگا اور محض ٹوپی سے نماز پڑھیگا چونکہ تارک سنت زائدہ ہے اوسکی ترک

سنن الزوائد ثبوت الکراہۃ تنزیہا قلت اولاً نعم ولکنہ کما ثبت لبسہ بالعمامۃ
سے کراہت لازم آئیگی — تو اسکا جواب ہم دو طرح سے دیتے ہیں اول یہ کہ جو آپنے فرمایا صحیح ہے مگر

کک صح لبسہ بالقلانس فکان من سنن الزوائد ایضاً فادعاء کراہۃ الصلوۃ
ویسا ہی کہ ٹوپیوں کا پہننا بھی صحیح ہو چکا ہے پس یہ بھی سنت زوائد سے ہے تو اب آپکا دعوی کہ پگڑی کی ترک سے

بالقلنسوۃ بدون العمامۃ دونہا فی الصلوۃ بالعمامۃ بدون القلنسوۃ ترجیح
کراہت لازم آتی ہے اور ٹوپی کی ترک سے نہیں آتی ترجیح

بلا مرجح وثانیاً انہ ان سلم بالفرض ان لبس العمامۃ من سنن الزوائد فلا نسلم
بلا مرجح ہے — دوسرا یہ کہ اس دلیل میں ثبوت کراہت موقوف ہے ثبوت لزوم کراہت یا ترک سنت

انہ یلزم من ترکہا الکراہۃ کما صرح فی التوضیح السنۃ نوعان سنۃ الہدی وترکہا
زائدہ پر حالانکہ یہ امر تحقیق میں بیباک توضیح کی عبارت منقول کو دیکھو سنت دو قسم ہے سنت ہدی اوسکی ترک

یوجب اساءۃ وکراہۃ کالجماعۃ والاذان والاقامۃ ونحوہا وسنۃ الزوائد وترکہا
سے تو گناہ اور کراہت لازم ہوگی جیسے جماعت ہے اور اذان واقامت ہے وغیرہ اور سنت زائدہ اوسکی ترک سے

لا یوجب ذلک انتہی۔ فثبت ما اثبت ونفی ما انتفی۔ واعلم ایضاً ان ما قال الفقہاء
کچھ بھی لازم نہیں۔

والمستحب ان یصلی فی ثلثۃ اثواب ازار وقمیص وعمامۃ فلیعلم ان ذکر العمامۃ

والازار والقمیص علی التمثیل لا علی القصر فکما انہا لا تکرہ فی اللفافۃ والسراویل

بدون القمیص والازار کذلک لا تکرہ فی القلنسوۃ بدون العمامۃ۔ وما قال

صاحب انواع العلوم الّو ننگا سر تہون روڈا ٹوپی نال حرام فیحتمل انیکون قولہ

تولی بالتاء العربیة کما ہو الفصل فی الحاشیة فحینئذ یطابق ہذا القول نص

الکروہات بلا تکلف وان سلم بالفرض والتقدیر بالتاء الفارسیة فحملہ علی القلنسوة

الخاصة التی یقال لہا فی العربیة البرنس کما صرح بکراہة الصلوة بہا فی الفتاوی

العالمگیریة وحملنا علی ذلک لئلا یخالف قولہ بقول جمہور الفقہاء وما قال

صاحب البرہنة در جواہر گفتہ کہ نماز با کلاہ با وجود دستار مکروہ ہست فیحتمل ان

یکون قول المصنف نیست لسلب الحکم وکتب الناسخ الساہی است لایجابہ ومنشاء الاحتمال

قول الحکماء وکم من قائل قولاً صحیحاً + وکم من کاتب غلطاً صریحاً + ویقرب

الاحتمال الی الاذعان قولہ فی موضع اخری وباک نیست بپوشیدن قلانس

کہ پوشیدن پیغامبر علیہ السلام بصحت رسیدہ وان فرضنا الرابطة الایجابیة

فنقول ان قول صاحب البرہنة مما لا یضرنا ولا ینفع المجادل فانہ مما لا یعبأ بہ

عند الفضلاء کما صرح الفاضل اللوذعی والکامل الالمعی مولانا محمد عبد الحی

الکنوی فی الطبقات۔

خاتمة قد اتضح جواز الصلوة بالقلنسوة بدون العمامة فی الشریعة المصطفویة

وفی الملة الحنفیة من عبارات الکتب المعتبرة المتداولة فانصف ولا

تعسف یا اہل الانصاف فانہ من خیر الاوصاف وشرہا الانحراف والاعتساف

واتبع السواد الاعظم یا اہل الصدق والصفاء فان الخیر الکثیر فی الجماعۃ

عند رب الارض والسماء- والشذوذ اقبح عند الصلحاء- من شذ شذ فی

النار قال شفیع یوم الجزاء- والاستکبار والاستعلاء مما لا یلیق بالعلماء- فانہ

من لوازم الاغبیاء والحمقاء- ومن علامات الجہلاء والفسقاء- والحق حقیق

بالقبول- والباطل مقبوح عند العقول ومطروح من ایادی الفحول و

لا یتبعہ الا الظلوم الجہول الذی لا یزال عن الحق الحقیق نکول وباہل

الحق المحقق جدول- ولا ینفک عن الصدق والصفاء عدول وباہل

النفاق والجفاء شمول- وما علینا الا البلاغ المبین- وان کرہہ احد

من الظالمین- وہو المعین لنا فی کل حین- وما توفیقنا الا باللہ

الملک الحق المبین- ولا اعتصام لنا الا بحبلہ المتین وآخر دعوانا

الحمد للہ رب العلمین- والصلوۃ علی خاتم النبیین والمرسلین- اللہم

اہدنا الصراط المستقیم الذی لا تہتدی بہ الا المتقین صراط الذین انعمت

علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم

الراحمین و امام المسلمین خادم المومنین و المسلمین محمد ان الله معو کریم الذین
الساکن فی بلدة بهین حرسها الله و سائر البلاد من مفسدات المفسدین
الی یوم الدین ۃ

تمت

## فلنثبت مواہیر العلماء الاعلام الذین جوزوا الصلوٰة بالقلنسوة بدون العمامة و زینوا المسئلة بخاتم التسلیم

| | | |
|---|---|---|
| حضرت شاہ صاحب پیر خلیفہ حیدر شاہ صاحب جلالپوری | مولانا مولوی خلیفہ محمد معظم الدین صاحب ساکن مروله | حضرت مولوی خلیفہ غلام محمد صاحب فیض گستر قریہ کدیتی |
| مولانا مولوی غلام محمد صاحب ساکن کہوڑی | مولانا مولوی خلیفہ پیر شاہ صاحب ساکن گورشہ | مولانا مولوی غلام نبی صاحب ساکن بیکی ڈھوک |
| قاضی احمد الدین صاحب ساکن تت نگ | خلیفہ پیر بخش صاحب چشتی ساکن علاقہ کہبی | خلیفہ علی حیدر صاحب ساکن علاقہ کہبی |
| خلیفہ پیر جند وڈی شاہ صاحب ساکن علاقہ کہبی | قاضی عالم الدین صاحب ساکن تمبہ بہال | مولانا مولوی محمد غلام حسین صاحب ساکن چکوال |
| مولانا مولوی غلام محمد صاحب ساکن چکوال | مولوی حکیم احمد الدین صاحب ساکن قریہ [illegible] | مولانا مولوی سلطان محمود صاحب ساکن انگہ |

| | | |
|---|---|---|
| مولوی نور احمد صاحب ساکن کہائی | سید امام شاہ صاحب ساکن جلالپورہ | مولنا مولوی فقیر محمد صاحب ساکن روپڑ |
| مولنا مولوی شیخ عبد اللہ صاحب عمرچکی | مولوی امان اللہ صاحب عمرچکی | مولوی فرمان علی صاحب ساکن لنگاہ |

## تقریظ و تاریخ از عالم نبیل و فاضل جلیل مولنا مولوی شیخ عبد اللہ صاحب بن صدر الدین ساکن عمرچک

صد ہزاران حمد ذات ایزدی
غلبہ بر ہر دینِ باطل سرسری
رحمتش را بین کہ در دورِ اخیر
واقفِ اسرار علم سرمدی
کرد تصنیف این کتاب لاجواب
تاج بر سر کرد از دی ہر ذکی
از متون فقہ مولانا نوشت
بے کراہت ہست جائز اے ولی
در نماز افتد اگر از سر کلاہ
ہست با ٹوپی حرام اے مہتدی
بیشمار انواع بر خور دار را
شیوۂ پیشینیان را بہی
دیدہ ام با چشم خود خواندہ نماز
خالقِ ہر منتہی و مبتدی
قدرتش را بین کہ ساند زیر دست
گشت غالب حق بباطل اے اخی
بحر طمطامِ شریعت زندہ دل
خصم زد مردود گردیدہ غوی
خصم او گفتی نمازِ با کلاہ
شد روا بہرِ امام و مقتدی
در کتاب معتبر دیدم چنین
باز می باید کہ خود بر سر نہی
معنی ٹوپی ہمی فہمد جہول
می شود در کنج خانہ منزوی
شیخ شمس العارفین صاحب سیال
باکلاہ آن عارفِ حق منتہی
از کرم دین محمد را بداد
از کلاہِ فقر دستار بہی
مولوی صاحب محمد کرم دین
المعی و لمیعی و لوذعی
چون لقب دارد بہ تاج المتقین
نیست جائز از پی شیخ وصبی
گرچہ بر دستار خود قادر بود
باکلاہ بہتر نماز از سر نہی
آنچہ مولانا کہ در انواع گفت
تا ازین قول ضعیف آید قوی
این روایات و دلائل لطیف
آنکہ جا ئش در بہشتِ ایزدی
از پی حضرت مصنف شد بفال

این عجب بیت از کتاب مثنوی
شیخ در تعریف این تصنیف پاک
گفتنِ عطار با شما بهی

انت مولی القوم من لا یشتهی
میکنی زحمت چرا ای مدعی
از تعجب گفته شد تاریخ او

قد ردی کلا لمن لم ینتبه
مشک خود گوید که بوی من خوش است
بر لعب فرو ده ام گر فهم به

مصرع سالم بسالش هم شنو
۱۳۰۴
بس مبارک هدیه تاج متقی

## تاریخ از مولوی غلام جیلانی صاحب ولد مولی الکل مولانا مولوی محمد عالم صاحب رئیس کهڑی ضلع گجرات پنجاب

این کتاب مستطاب شرح دین
کرد تصنیفش محمد کرم دین
از دلائل کرد ثابت مدعا
سد راه گردید بین المسلمین
تو مگر از راز یادِ ذو الجلال
چه خضوع بندگان او آن و امین
در حقیقت این کتاب لاجواب
زین مگر گفتند تاج متقین

نام او کردند تاج المتقین
عالم و فاضل بدوران علوم
از گله جائز نماز متقین
خوانده الذین اسیر مولوی
نیستی واقف ز ارکن صنعت ولکین
اعتباری نیست ذات را مگر
قرة عین است روح ناظرین
من یمین این کتاب مستطاب

چون نباشد در جهان با احترام
قدوه علماء اهل متقین
کاش هر خصمش کند یادِ خدا
بهر چه این طوفان [illegible]
از عبادت هست مقصود خدا
حاشیه منه لیس بر شرح متین
زاد یوم حق مصداقش گر کنی
مصرع گفتم بتاریخش متین

خوانمش پشت شنو از طبع دل
۱۳۰۵
زاد یوم حق تاج المتقین

## ایضاً منه بزبان عربی

اعلموا یا ایها الناس اعلموا
درسها نعم الهدی للناظرین
حبذا قد جاء حق المسئله

ذالک المعروف الحبل المتین
کلها مقبولة للمؤمنة
فی صلوة القوم کالالهمین

عروة وثقی براهین له
فی بیان الحق عند العالمین
قل ایا الدرجات تاریخه

۱۳۰۳
معدن الآمال تاج المتقین

## تاریخ از مولوی احمد الدین صاحب ساکن باد شهانی

زبدهٔ دوران محمد کرم دین
عارف دهر است چون روح الامین
یک نگاه او جواب صد سوال
نسخه لوازی ترویج دین
در دهر لب گشت از اعلام او
با نمک طبعم فتاد خلوه خالدین

نمارهٔ اقران خود در شرح مبینا
هم صفیر بلبل باغ کهن
هر بیانش ذروهٔ حبل المتین
در جهان احمد نظیرش کس ندید
باد بروی صد هزاران آفرین
سال تالیف از لب بهجت بگو

عامل و کامل فقیه حق پرست
هم عنان توسن علم الیقین
کرد تالیفش درین خیر زمان
در زمان قطعاً ندیدم غیر زین
حق دهد در صله کوشش‌های او
۱۳۰۳
زیب ده گردید تاج المتقین

## از مولوی محمد شیر صاحب

گشت چون تصنیف تاج المتقین

از لب و کلک محمد کرم دین
۱۳۰۳
گو مبارک باد تاج المتقین

بے سر اک از پی تاریخ آن

## از میان محمد نظام الدین صاحب طالب علم گجراتی

مژده باد ای عندلیبان صفا صد مرحبا
این چه خوش سروی نشانده باغبان سخا
دوستان با صد تبختر کلمهٔ حسنت خوان
با هزاران حیف و حسرت مهدم شد بکا

الله الله این چه بستان افادت گو بها
تازه گلهای معانی خوش شگفته جا بجا
بر فلک از فرشته هر یک کلاه افتخار
چون نظامی جست سال طبع تاج المتقین

خیر مقدم حبذا ای قمریان حق طلب
بلبل انصاف باید تا کند وصفش شمار
از سر حاسد کلاه رونق و نزهت فتاد
۱۳۰۳
زود القا کرد قائل بر خلافش این جواب

+ ۵ +